پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۹ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۱۲ - مئی بروز پنجشنبہ سنہ ۱۸۸۷ع | قیمت فی پرچہ ۲ پائی — سالانہ معہ محصول ۲ روپیہ

گلدستہ اخبارات

بقول اخبار عام عیسائی اخبار نور افشاں مایوس ہے - ترقی پسند نظرین نرائی = لاہور میں گوشت کی ہڑتال کھل گئی - انتظام غالب آیا - کوہ قاف میں کئی روسی فوجی افسر بجرم سازش گرفتار ہوئے = انگلستان کے قومی کتب خانے برٹش میوزیم میں ۱۵ - لاکھ نسخے کتاب ہیں = فرانس میں کوئی فوجی افسر بلا منظوری گورنمنٹ شادی نہیں کرسکتا = مسئلہ محصول ڈاک پر لندن میں عالمگیر کمیٹی بیٹھیگی کہتے ہیں منی آرڈر ۸ روپیہ سیکڑہ کردیں تو زیادہ نفع ہے = انگلستان میں بیرسٹری کے لیئے طالب علم کو ۴۰۰ روپیہ ماہوار خرچ چاہیئے = ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس کراپاکی بیوی صاحبہ نے درخواست طلاق دائر عدالت کی = کشمیر میں یورپین کو زمین خریدنے کا اختیار نہیں دیا جائیگا = کانپور میں ایک اسکول انگریزی فن کاریگری سیکھنے کے لیئے قائم ہوگا = اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اجمیر بوجہ ٹکرانے ریل کے تین ماہ قید معہ جرمانہ سزایاب ہوا = کلکتہ میں ایک کشتی معہ ۲۵۰۰ من چاول غرق دریا ہوگئی = پنجاب کے امتحان مڈل میں ۱۰۵۸ طلبا کامیاب ہوئے = ملک بلغاریہ پر

کہتے ہیں جمہوری انتظام نگرانی سلطان روم قائم کریں = شہزادہ اسکندر خرول شاہ بلغاریہ والیسی حکومت کے لیئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے = فوجی ضرورت کے لیئے دس ڈولیوں ادویات اور آلات جراحی کا ٹھیکہ دیا ہے = سلطان روم کہتے ہیں - امیر افغانستان نے اشتہار جہاد میں اُنسے صلاح کیوں نہ لی = شاہ فارس نے اپنے عمزاد بھائی کو مبارک جوبلی کے لیئے - روانہ لندن کیا = عظیم الشان جنگل ملک مالوہ برلب دریائے نربدا - ۲۵ میل جل گیا = اس خوفناک آتش زدگی سے گورنمنٹ کا ایک لاکھ روپیہ ضائع ہوا = مسیح گنج میں ایک مسلمان نے جوتہ سمیت نماز پڑھی پچیس ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوئے = مستورات بمبئی نے درخواست کی ہے ہمکو بھی دفاتر میں نوکری کلارک ملے - ایک لکھتا ہے لڑکا پیدا ہونے کے وقت اُنکی عوض کون کام کریگا = کانپور میں ہیضہ سخت سے موت کا زور ہے = بانی فساد کالج علیگڈھ سید حسن معہ پانچ ہمراہیوں کے مخروج کردیا گیا = جدید محلہ جہلم میں دو سکھ بھائی معہ بہن کے مسلمان ہوگئے = محمد عیسیٰ خاں گورنر امیر کابل معہ ۵۰ ہمراہی قتل ۲۰۰ - گرفتار ہوئے = محمد حسن خاں ٹراجرار سابق حاکم جلال آباد بھی مفسدوں سے جا ملا = باغی قوم ہزارہ علاقہ وردک پر حملہ کرکے امیر کے گھوڑے لے بھاگے = یہ زبردست قوم

بھی غزنی و قلات غلزئی کے علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے = خان خیوا اسی ماہ مئی میں دورہ روس و یورپ کو نکلینگے = کریم بخش صاحب بیرسٹر کا نام پنجاب کی فہرست ایڈوکیٹ میں درج ہوگیا = لاہور میں ایک یورپین صاحب پر اغوا عورت کے جرم میں ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی = تھانہ ملک بنگالہ میں ایک عورت نے فاقہ کشی سے تنگ آکر اپنے معصوم بچہ کو مارڈالا - سشن جج نے حکم پھانسی سنایا - مگر حکام ہائی کورٹ نے تخفیف سزا کرکے دایم الحبس کردیا = گورنمنٹ پنجاب کے عہدہ میر منشی پر خان بہادر جناب قاضی محمد اسلم خاں صاحب سی - آئی - ای مقرر ہوئے ہیں = حیدرآباد میں نفاق نے سالار جنگ کی بیخ کنی کردی = امیر کابل نے روسی دوستی سے ناراضی ظاہر کی = روس نے انگریزوں سے دوستی کا اظہار کیا جھوٹ = امیر نے حکومت کابل سے دست برداری کا ارادہ کیا = کلکتہ میں آتش زدگی سے چھہ لاکھ کا نقصان ہوا = مخبر ہے کہ بھرتپور سے چار سردار ولایت جائینگے - اور جشن جوبلی کی بابت اِس طرف سے جناب ملکہ معظمہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرینگے = پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات ڈگری کے نتائج سے معلوم ہوا - کہ بی - او - ایل کی ڈگری صرف ایک امیدوار نے حاصل

نور افشاں

مطبوعہ ۱۲ - مئی ۱۸۹۶ء

بقیہ رسالہ بنیاد الایمان پر ہماری آرائے

عقل

اگر اس امر میں ہمارے ذیل کے بیان سے برہمو صاحبان انکار کریں - کہ ہم ایسا نہیں مانتے ہم الہام کے قائل ہیں - اُنکا یہہ فرمانا ٹھیک نہیں ہو سکتا - کیونکہ اُنکا الہام عقلی الہام ہے - الہی الہام سے الہی اِرادہ کھلتے ہیں - مگر عقلی الہام سے صرف اُنہی باتوں کی خبر ہوتی ہے - جنکی بابت ہمنے تعلیم پائی جس قدر ہمارا علم ہوگا ویسے ہمارے خیالات وسیع ہونگے +

اہل عقل انجیل کو فوق العادت مانتے تو ہیں - مگر یہہ بھی وہ فرماتے ہیں - کہ انجیلی الہام کا مقصد یہہ ہے - کہ فہم کی حقیقتوں اور الہام الہی مخلوطی تعلیمات کے عوام الناس کے لئے زیادہ تر واضح کرے - یہہ تعلیم کسی اختیاری اصول پر قائم نہیں صرف فہمی دلائل کے لئے ڈھکوسلوں پر - اہل عقل کا عقیدہ اور اُس کی تعلیم کا کل لب لباب یہہ ہے - کہ جو فہم کی راہ سے سمجھ میں نہیں آسکتا - مانا نہیں جا سکتا - اگر اُنسے پوچھا جاوے کہ بھلا آپ روح کے غیر فانی ہونے کو کیوں مانتے ہو - تو کیا کہتے ہیں کہ فہم کے نزدیک درست ہے اُسکے غیر فانی ہونے کے دلائل ہمارے فہم کے نزدیک ایسے قوی ہیں - کہ بمقابلہ مخالف دلائل ہیچ ہیں - اور اگر اُنسے یہہ استفسار کیا جاوے کہ آپ تثلیث کی تعلیم کو کیوں نہیں مانتے - تو صاف جواب ملتا ہے کہ فہم کے نزدیک ناممکن ہے - اس تعلیم کے خلاف فلسفیانہ دلائل قوی ہیں - اور اس تعلیم کے بارے میں جو کچھ مصنفان انجیل کہتے ہیں کافی نہیں - کیونکہ انجیل اگرچہ الہامی ہے مگر کل حقیقتوں کا مخزن نہیں ہو سکتی - ہر زمانہ اور ہر وقت (بقول پادری رجب علی صاحب) اُنمیں نئی حقیقتیں نکلتی رہتی ہیں - وہ انجیل کا الہام ناکامل الہام سمجھتے ہیں کسی زمانہ میں ناکامل انسان سے نکلا گیا - اب چونکہ علم بہت بڑھ گیا ہے - الہام بھی بڑھ گیا ہے - اہل عقل کہتے ہیں کہ انجیل کے مصنف ایسے شخص تھے جنکا طریق خیال مناظرہ اور حق کے ظہور کی راہ اُس وقت کے علم اور طریق خیال کی طرف پھیری گئی - اِس لئے بائبل میں بہت سی غلط فہمی اور بے ترتیب دلائل اور اہل یہود کے غلط خیالات توہمات اور عام لوگوں کی تقینی باتیں پائی جاتی ہیں اِس لئے اب یہہ کام فہم کو سونپا گیا ہے - اور عقل کو اسکا مختار ٹھہرایا گیا ہے - کہ اِن ناموافق لوازمات کو چھانٹیں - اور گیہوں کو بھوسہ سے جدا کریں - گیہوں وہی ہے جسکو عقل گیہوں سمجھتی ہے - بھوسہ وہ ہے جسکو فہم سمجھ نہیں سکتا - اور سمجھکر پایہ ثبوت تک پہنچا نہیں سکتا - نتیجہ اُنکی اِس کل تعلیم کا یہہ ہے کہ کوئی چیز حق نہیں جسکو ہم خود حق نہیں ٹھہرا سکتے +

اہل عقل کی اِس تعلیم کی نسبت یہہ کہنا کافی ہے -

اول اِن باتوں کی بنیاد دو اصول البطلان پر رکھی گئی ہے یہہ کچھ ضرورت نہیں کہ ایمان کے عقلی استعمال کے ہم اُس حق کو جو ایمان کا مقصد ہے بخوبی سمجھیں - اگرچہ انجانی اور ناممکن بات کو ہم نہیں مان سکتے - لیکن جو باتیں فہم سے باہر اور اعلی ہیں ہر ایک مانتا ہے - اور ماننی پڑتی ہے **حق** کو ہم دلائل کی بنیاد پر مانتے ہیں - اور وہ دلائل اندرونی اور بیرونی ہوتے ہیں - بعض امور کو ہم اپنے حواس کی گواہی پر مانتے ہیں اور بعض انسانکی گواہی سے اب تعجب ہے کہ ہم اپنے حواس پر بھروسہ رکھتے اور انسان کی گواہی کو معتبر سمجھتے تو کیا خدا کی گواہی کو یقین نکریں مثلاً انسان جانتا ہے کہ کاغذ آگ پر رکھنے سے جلجاتا ہے - اگر وہ جلنے کے راز کو نہ سمجھ سکے کل انسان جانتے ہیں کہ پودے اُگتے ہیں - جنسے ہم جنس پیدا ہوتے ہیں باوجودیکہ اُگنے اور پیدا ہونیکے قاعدہ نہیں سمجھ سکتے +

اہل حواس کو جو حق کی پہچان میں صرف حواس پر تکیہ رکھتے ہیں جبراً ماننا پڑتا ہے - کہ سمجھ سے باہر باتیں بھی سچ ہو سکتی ہیں اور وہ بھی جو خدا اور روح پر بہ سبب اُنکے نادیدنی اور غیر محسوس ہونیکے یقین نہیں کرتے یہہ کہتے ہیں کہ ہم اُنکے جاننے کے سوائے اور کچھ نہیں جانتے - مثلاً ہم جانتے ہیں - کہ قوت ہے مگر وہ کیا ہے سوائے اسکے کچھ نہیں جانتے کہ وہ اور رہتی ہے - پس اگر اور علوم میں انجانی بات کو ماننا پڑتا ہے - تو کونسی عقل کی راہ ہے - کہ مذہب کے معاملہ میں ہم اسبات کو جو ہمارے فہم سے باہر ہے - اور انجانی ہے - نہ مانیں - باقی دارد -

بے ادبی معاف

ہمارا ہمعصر شوخ مزاج طرار چلبلا اخبار لاہوری عام اخبار عنوان مذکورہ لکھکر ہمپر چلا آ رہا ہے - اور معافی کی بھی درخواست ہے - ذرا آپکی سادگی تو ملاحظہ فرمایئے - +

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھہ میں تلوار بھی نہیں

ہمارے ہمعصر کو تین باتوں کا رونا پڑگیا +

اول آپکے خیال میں نور افشاں کی یہہ تحریر غلط ہے - کہ "دو ریاست مالیر میں دو دو چیتے بچے سے لیکر . . . سب افیون لہاتے ہیں" دروغ بر گردن راوی - لاہور سے کبھی باہر بھی نکلے ہو یا کوئیں کے مینڈک کی طرح اسی محدود حصہ میں سب کی خبر رکھتے ہو - اسمیں اگر کچھ مبالغہ ہو تو ہو جھوٹھہ ہو تو ہم ذمہ دار - اور حضور کی معلومات تو یہی ہونا کہ "وہ شاہ روس کے گھر میں حضور قیصرہ ہند کی بیٹی ہیں" آپکو تو خواہ مخواہ چھیڑنے کی مرض ہے - اور تعجب ہے کہ آپ اسکا کچھ علاج نہیں کرتے - اور یہہ مرض روز بروز بڑھتا جاتا ہے خدا نخواستہ اگر یہہ مرض حد اعتدال سے بڑھ گیا تو پھر مشکل ہوگی +

دویم نور افشاں کی اِس بات پر رونا پڑگیا جسکے عنوان کمیشن تخفیف کی رپورٹ یہ کہ "ہندوستان کا ملکی روپیہ عیسائی مذہب کے دریوں کا دینا ایکل نا جائز ہے" لکھی تھی کہ کمیشن نے کیوں مذہبی گورہ فوج کو اس ملک سے نکالدینا چاہیے . . . اِسپر ہمعصر عام صاحب یوں بلبلاتے ہیں کہ جب ایسی بلا اپنے خرچ سے مذہبی خدمات بجالاتے ہیں تو پادریوں کو بھی ایسا ہی چاہیے کہا تو ٹھیک ہے کیوں ہو مشکل ہی ایسی ہو رہی تو تمہارے گھر کی تم مالی جائیگا نہیں اوے الفاظ ۵ تیرے معنے یہہ لوگ سمجھنے میں ہیں جلسہ مذہب ہوا یہہ پہچان بس چپ رہے پھر لکھتے ہیں کہ یہہ لکھا اپنے عقاید کو لیے وہ مبالغہ بر سو انشاء اللہ کو

کہ بارہا خوف فساد کا ہوا - جو اگر رکا تو محض گورنمنٹ عالیہ کے لحاظ سے رکا اور نیز اس سبب کہ رعایا انتظام کی خوگر ہے"۔

رفتار کی چلن سے غضب دل لبھا لے
چھوٹے سے سن میں ہائے تم ہو جالے

سچ مرجاں جھوٹ گر (پنجابی مثل) پھر خوف فساد کیوں نہ ہو اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم آپکی ایسی گیدڑ بھبکیوں سے ڈر جائینگے - آپ ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ گورنمنٹ کو اشتعال کہ لائیں - گورنمنٹ کچھ اخبار عام کا ایڈیٹر نہیں - کہ صداقت و بطلات اور راستی و ناراستی میں تمیز کر سکے - ہم تو صاحب جو کچھ راست ہوگا کہینگے - راستی کے اظہار سے نہ رکینگے پر نہ رکینگے آپ جہانتک چاہیں زور لگائیں - آپکو اتنا بھی خیال نہیں آتا - کہ نورافشاں کو کسی کی مخالفت منظور نہیں ورنہ وہ کسیکو کچھ کہتا پر آپ خواہ مخواہ ... ہیں اور رعایا کا انتظام تو دسہرہ اور محرم پر ہی ظاہر ہو گیا +

بے جرم تہ تیغ ہی رکھا تھا گلے کو
کچھ بات بری منہہ سے نہ نکلی تھی بھلے کو

تیسری بات وہ تھی - جو ہمنے اپنے فیروزپوری ہمعصر کے جواب میں لکھی تھی - کہ ہم "آپکی صلاح نہیں مان سکتے - کیونکہ سب اول ہم پر فرض ہے کہ خدا کا حکم مانیں" اسپر ہمارے جلے بھنے ہمعصر عام لکھتے ہیں کہ اگر ایسے ہی تمام جاہل اور نادان لوگ اپنے اپنے خدا کے حکم کی تعمیل پر مذہبی طور سے کھڑے ہو جاویں تو ہمیشہ کو دنیا کا انتظام ابھی تہ و بالا ہو جاوے ... الخ"۔

اس فقرہ سے خود ہی ناظرین دیکھ لیں - کہ اخبار عام کو کہانتک راستی سے نفرت ہے - اور معلومات اور لیاقت کہانتک ہے - کہ خدا کے حکم ماننے سے دنیا تہ و بالا ہوتی ہے - ہمارا لکھنا اسپر کچھ ضرورت نہیں - چشم بد دور ہوشمند ہی سمجھ جائینگے — ورنہ

حوصلہ تنگ ہے یہاں بیہودہ گوئی تا چند
بس زباں کھینچئے کوتاہ مجھے تاب نہیں

مراسلات

بقیہ قدیم ہندوؤں میں گائے کا گوشت

آسوامیدھا

تے تریا برہمنا (کتاب ۲) میں آسوامیدھا کرنے کے لئے ایکسو اسّی پالو جانوروں کی قربانی کرنیکی ہدایت آئی ہے جن میں گھوڑے سانڈہ - گائیں - بکریاں - ہرن - اور نیل گائے وغیرہ شامل تھے سے سو فقو غیر جنگلی جانور بھی قربانی کی جگہہ پر لائے جاتے تھے لیکن تقدیس کے بعد چھوڑ دیئے جاتے تھے +

پنچس اَردیا

برہمنا مذکورہ اس رسم قربانی کا ذکر بھی کرتا ہے - اس میں بہت جانور ماروت دیوتوں کے اور پوجاریوں کی عیش کے لئے قربانی کئے جاتے تھے - اس کے معنے پانچ برس والی موسم خزانی قربانی ہے - قدیم ہندوستان میں اسکا وہی مرتبہ جو ستاچنا ہندوؤں کے قانون دعا میں دُرگا پوجا کا ہے - وہ اپنے نام کے موافق پانچ برس بعد کیجاتی تھی - اور ہر دفعہ پانچ روز تک رہتی تھی - یہہ ستمبر یا اکتوبر میں واقعہ ہوتا تھا - نہایت ضروری چیزیں رسم کی یہہ تھیں - ستارہ پانچسالہ بے کُب بونا سانڈ ھاور اتنی ہی تین سال سے کم کی بونی بچھڑیاں - مقدم الذکر تقلیب کرنے کے بعد چھوڑ دیے جاتے تھے اور موخرالذکرہ اچھی عادی اور رسموں کے بعد قربانی کیجاتی تھیں - ہر روز تین اور باقی آخری دن - ویدکی ایک حکایت کے موافق اس پچنا کا آغاز پرجاپتی سے ہوا تھا - ایک دفعہ اُسنے چاہا کہ دولت اور نوکر چاکر ویں امیر ہو جاؤں - اُسنے پنچس اردیا کو سمجھا یا پہچانا اور اُسے پایا ہو گیا اور اُسکے ساتھ ایک قربانی کی اور اُسکے ذریعہ سے دولت اور نوکر دونوں امیر ہوگیا جو کوئی (وید کہتا ہے) بڑا ہوا چاہے وہ پنچس اردیا کے ذریعہ سے پوجا کرے - اسکے وسیلے سے وہ سچ مچ بڑا ہوگا - (تے تریا برہمنا ۲-۲) +

سُول گَوا
یعنے سیخ میں گی چھیدی ہوئی گائے
یا یعنے گائے کے گوشت کا سیخ
کباب

گرہیا سوترا میں اس قربانی کا ذکر ہے جو موسم خزاں یا بہار میں کیجاتی تھی - جب چاند برج اردرا میں ہوتا تھا اسکیلئے مناسب جانور وہ گائے ہوتی تھی جسکا رنگ ہرن کے رنگ کے سوا ہو - اور سفید داغ ہوں اور گلہ میں سب سے پسندیدہ ہو - تو بھی گائے داغ قابل اعتراض نہ سمجھے جاتے تھے - جانور کو پُن چن لینے کے بعد اُسے اُس پانی سے نہلاتے تھے جس میں دھان اور جو تر کئے گئے ہوں - اور پھر اُسے چھوڑ دیتے تھے جب تک اُسکے اگلے دانت نہ نکل آویں اور اِس اثنا میں وہ رُدودرہ کو چڑھائی ہوئی سمجھی جاتی تھی - قربانی کے لئے مناسب جگہہ بلیر اور ایسی ہوتی تھی جہاں لوگوں کی آمد و رفت کم ہو اور وہ جگہہ گاؤں یا شہر کے پورب یا اتر طرف ہوتی تھی جہاں سے گاؤں دکھلائی نہ دے اور وہ گاؤں دکھلائی دیوے قربانی کا وقت آدھی رات کے بعد تھا - ابتدائی تیاریوں کے بعد دو دستیاں ایک کو شاگھاس کی بنی ہوئی اور دوسری پلاس کی لیکر ایک قربانی کے کھمبے (چوب) کے ساتھ باندھی جاتی تھی اور دوسری قربانی کی گائے کے دہنے سینگ پر - اور پھر اُسے کھمبے کے ساتھ باندھ دیتے تھے ان میں سے ہر ایک ریت پر ایک منتر پڑھا جاتا تھا پھر جانور کو معمولی طور سے قربان کرکے آگ کو ایک نذر چڑھائی جاتی تھی کلیجے کو پلاس کی لکڑی کے باسن میں رکھکر - دُم کھال - شیعہ - اور کُھر آگ میں ڈالے جاتے تھے اور خون کو شاگھاس پر پھینکا جاتا تھا - اُسوقت لوگ گائے کے بالوں اور کُھروں وغیرہ کا استعمال نہ جانتے تھے - لیکن سالم بیتاریشی نے کھال کی جوتیاں وغیرہ بنانے کی ہدایت

نی تھی۔ تب کاہن اُٹھ کر اُتر اور شمال کیطرف مُنہہ کرکے اور مُنہہ کو کپڑے سے ڈھانپ کر اور ایک منتر پڑھکر اُس خون کو جو قربانی کے وقت زمین پر گرا تھا سانپوں کی نذر کرتا ہے یہہ منتر کی عبارت کہتی ہے کہ قربانی کرنے والوں کو چاہئے کہ قربانی کو معمولی طور سے برکت مانگنے کے بعد کھا دیں بعضے اُس گوشت کو کھانا منع کرتے ہیں اور بعضے اسے اختیاری ٹھہراتے ہیں یہہ رسم اپنے عاملوں کے لئے عمر کی درازی دولت اعلی مرتبہ۔ دینداری۔ اور بے شمار گلّے اور اولاد کے حاصل کرنے کا ذریعہ اور ہر ایک گھر والے سے مطلوب ہے کہ اپنی زندگی میں کم سے کم ایک دفعہ اُسکو ادا کرے (اے ہندو بھائیو ایسے اچھے کام کو کیوں چھوڑ بیٹھے ہو؟) سیخ کا استعمال اور اُسکا گائے کے سینہ میں موجود ہونا اور رسم کے بعد نکالا جانا ظاہر کرتے ہیں کہ یہہ گوشت کسی طرح کا پایا جاتا تھا یعنے کباب کیا جاتا تھا

نروڈا پشن بندھا

اس قربانی کا بیان راجندر لال متر نے نسخہ نمبر [illegible] سنسکرت کالج کلکتہ سے مفصّل تحریر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ یہہ رسم ادا کرنے کے دن پہلا کام اُن پانچ فرائض کو ادا کرنا ہے یعنے نہانا۔ مُردونگی، دھونکو پانی دینا۔ ویدوں کا پڑھنا گھر دیوتی آگ کے آگے نیاز چڑھانی بھکشو مانگنے والوں کو خیرات دینی اور دیسی بادیوں کے لئے چاول پکانا۔ تب قربانی کے جانور کیطرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اسکے بعد بابو صاحب ان تمام رسموں کا ذکر کرتے ہیں جو اُسکے متعلق عمل میں آتی ہیں اور آخر میں لکھتے ہیں کہ آدھ وریو منتر پڑھکر جانور کو پاک کرتا ہے وغیرہ پھر قربانی کرنے والا قربانی کے جانور کو چھاتی ہولی کوشا گھاس سے چھوتا ہے۔ ایسا کہ اُسکا سر پچھم کیطرف ہووے اور پانوں اُتر کیطرف اور اُسے ذبح کرتا ہے اور آخر میں یہہ کہتا ہے کہ قربان ہوا (سیخ بیتا) قربانی کرنے والا اور بہت تفصیل کے وقت یہہ سے بیتے میں تاکہ اس خونی کام کو نہ دیکھیں اور وہ وریو کفارہ کے زمین پیتا بیتا ہے تاکہ وہ خرابیاں دور ہوں جو گائے کی آواز گلا گھونٹنے سے یا بھاگ جانے کی کوشش سے پاؤں نے رحم کے وقت قدرتی طور سے کھو جانے کے سبب عائد ہوں منتر جو مختلف حالتوں پر پڑھے جاتے تھی بلکہ یہ اور بچے وید میں سے ہوتے تھے + باقی آئندہ

ہندو مذہب بقیہ نمبر

(سلسلہ قائم کرنے کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۷ مئی ۱۸۸۴ع)

بقیہ حاشیہ ہندوستانی خدا کے واجب الوجود ہونے کا بھی انکار پایا جاتا ہے۔ کیونکہ وجودیت اور وحدت میں یہہ خیال آگیا ہے کہ اس میں فرق ہے اور اسی فرق سے بے پایان کو محدود کرتا ہے۔ بس انکے نزدیک خدا ایک ایسا وجود نہیں ہے جو ہم کہہ سکیں کہ ہیں ہوں یا جسکو کوئی کہے کہ تو ہے کیونکہ جب وہ وجودیت کے طور پر عقل اور وقوف میں صرف دنیا کے ساتھ آتا ہے تو تب ہم اُسکو وجود کہہ سکتے ہیں یہانتک کہ وہ سارے وجود کو اپنے میں سمیٹ کر رکھتا ہے اور اُنکی وحدت اُسکی وحدت ہے اور اصلی نتیجہ اس وحدت کا یہہ ہے کہ خدا عالم کا مادہ ہے اور عجوبات اور وحدت زندگی یا کی صرف وحدت زندگی بے پایان کی ہے کیونکہ بے پایان دنیا سے ایک الگ واجب الوجود نہیں ہو سکتا جسکو ہم یا تم کہہ سکیں جو خطا ہرا باطل ہے۔ +

۹- ہندوستانیوں کے نزدیک انسان خود کامل ہستی نہیں صرف ایک تانیہ خدا کی زندگی میں جیسے ایک لہر سمندر میں یا ایک پتہ درخت میں جو سال بسال گرتا اُسکے عوض پیدا ہوتا ہے۔ بس سزا و جزا کا انتظام کچھہ نہیں۔ اگر ہے تو صرف یہہ کہ بدقسمتی سے بسبب انتشار خدا خودی تناسخ کے پیچ میں پھنسا ہوا ہے جسکو رہائی بخشنے کے لئے کوئی کامل ہستی یا زندگی نہیں ہے جو محض باطل ہے +

۱۰- ہندوستانیوں کے نزدیک جس جس انسانوں و دیگر موجودات میں فرق ہوتا جب مردہ ہوجاتا ہے تو تب اُنکی ساری ہستی اُسکے ساتھ ختم ہو جاتی ہے دینداری کے واسطے ترتیب کے بعد ہستی کی کچھہ وقعت نہیں ہوتی اور دینداری جو خدا کی ہستی کا ایک طریقہ ہے کہ افعال خدا کے افعال ہیں اور جسکے افعال خدائی ہیں تو انسان کی خود مختاری کی جگہہ کہاں ہے۔ بس یہہ اوست کی تعلیم میں ان سکھوں سے تمام دینی و تعلیم اخلاق و عدالت حکومت خدا کا انکار پایا جاتا ہے جو بے جا گستاخی و نادانی ہے۔ +

۱۱- ہندوستانی اپنے تئیں خدا بناتے ہیں اگر خدا کی ہستی صرف دنیا کی ہستی پر منحصر ہے اگر ہر ایک چیز خدا کی حلول کا انتشار ہے تو یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام موجودات کی نسبت انسان کی روح خدا کی ہستی کی اول و کامل صورت ہے لیکن اس کامل صورت خدا یعنے روح کا یہہ حال ہے کہ ہمیشہ محتاج ہے اور جو جو خواہشیں اُسکی ہیں وہ پوری نہیں ہوتی نفس و شیطان کی اکثر مغلوب ہو جاتی اور راحت کی نسبت زیادہ تر رنج و الم و مصیبت میں مبتلا رہتی ہے اور اکثر اسیر خوف و خطر یعنے طاری ہوتی ہیں کہ اُنکے بیچا حال ہو جاتا ہے اور اندرونی بیرونی شکنوں سے ایسی گھری ہوئی ہے کہ اکثر گر جاتی ہے اور جس میں نا شیطان کے گرنے سے چھوٹنا قبول نہیں کرتی اُنے سمجھو بھی الگ کیجاتی ہے صحو علم و ترقی عقل کے لئے تجربہ و تواریخ کی محتاج ہے اگرچہ بہت سی کوشش کرے تو بہت تھوڑا کامل ہوتی ہے دوستیاں سے مجبور ہے اگر حیات اور کلموں نام کے سر نگھنے سے اُسکی موت آجاتی ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ انسان کی روح جو خدا کی کامل صورت تصور کیجاتی ہے۔ وہ ایسی مجبور و ناقص و ناکامل ہے کہ ہر گز ہر گز خدا ہونیکے لائق نہیں جبکہ اس کامل صورت کا یہہ حال ہے تو بگڑی ناقص صورتوں کا تو اور بھی بُرا حال ہے۔ لہذا ناممکن ہے کہ ہندوستانیوں کی رائے درست ہو بلکہ سوائے ناقص وہم کے اور کچھہ نہیں +

ہندوستانیوں کے خیالات انتشار خدا سے خدا میں انقسام پایا جاتا ہے اور کسی حال میں خدا واحد لاثانی لاتقسیم ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جسم و و آتش و پانی میں فرق ظاہر ہے اور ایسا ہی جمادات و نباتات و حیوانات میں فرق عظیم ہے۔ اگر سب کچھہ میں خدا کا انتشار ذاتی ہے جیسا ہمہ اوست کہتے ہیں کہ وہی خدا خود ہی سب کچھہ بن گیا ہے۔ تو خدا مستغرق اجزا اور منقسم شدہ معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے کہ کسی میں جلنے والا اور خدا میں جلانے اور آتش میں جلانے والا اور پانی میں آتش کا بجھانے والا اور کیڑے مکوڑے چرند پرند درند میں سے کسی میں بوجھ اُٹھانے والا کسی میں رینگنے والا کسی میں اُڑنے والا کسی میں چیرنے پھاڑ کھانے والا خدا ہی اور طرفہ یہہ کہ جو کچھہ اُن سب میں ہو کر کرتا ہے تو اپنے ہی سے کرتا ہے کیونکہ بقول ہمہ اوست غیر از خدا تو کچھہ اور ہے ہی نہیں۔ پس شیر چیتے بھیڑئے جو بکریوں اور گائیوں کی ستیاناس کر رہا ہے وہ اور دونکی نہیں بلکہ

اپنی ہی کرتا ہو اور انسان میں جو کے آپ کچھ کرتے ہیں وہ اپنے
ہی سے کرتے ہیں غرضکہ ہر رنگ میں وہی خدا خود ہی مبتلا ہی
یہی تعلیم ویدانتی ہمہ اوستیوں کی ہی کہ خدا ہی خود مونث ہی اور خدا ہی
خود مذکر ہی - وہی فاعل اور وہی فعل اور وہی مفعول ہی وہی کھاتا ہی اور
وہی کھایا جاتا ہی - واہ ہمہ اوستیوں کے گیان پر کیا کہنا ہی - خوب ہی
سوجی ہی - اگر حماقت ہی تو اس سے بڑھکر امید نہیں کہ کہیں ہو -
اہو وید کے حامیو اور خدا کو ہر چیز میں دیا یک باطلوں کے جاننے
والو ذرہ وید کے پیش کردہ خدا کی طرف تو دیکھو کیا بھلا ایسا بھی
خدا ہوا کرتا ہی - لہذا ہمہ اوستیوں کا یہہ خیال کہ خدا خود ذرہ ذرہ
ہو کر سب کچھ بن گیا ہی - محض پوچ و ناقص ہی +

۱۳ - ہمہ اوستیوں کو صرف ایک قدم آگے بڑھنا ہی سو وہ
یہہ ہی کہ بدی برائی کو بھی خدا بنانا ہی اور ہمہ اوست میں قدم رکھنے
سے کچھ شک نہیں کرتے کیونکہ کہتے ہیں کہ جیسا سب کچھ خدا کے
انتشار کی دلیل ہی ویسا ہی نیکی اور شر بھی خدا کے انتشار کی صورت
ہی اور نتیجہ اسکا یہہ ہی کہ گویا شیطان خدا ہی اور خدا شیطان ہی کیونکہ جب
خدا سب کچھ ہی تو اسمیں شیطان [illegible] ماننا بھی ہی - +

پس ہمہ اوستانی بیہودہ خیالات کے رو سے خدا کی ذات
و صفات کا انکار کرتے ہیں کیونکہ ہم کسی چیز کی ذات کو نہیں جان سکتے
جب تک اسکی صفات کو نہ جانیں سو چونکہ ہمہ اوست خدا کی صفات سے
نا آشنا و انکاری ہیں پس وہ اسکی ذات کے ہونے سے بھی منکر ٹھہرتے
ہیں مثلاً خدا کی شان و قدرت و بنیاد انسان کی پیدائش و انتظام سے
ظاہر ہی لیکن جبکہ ہمہ اوستی دنیا کی دلیل ناقص اور محتاج بالغیر چیز سمجھے
سو کوئی اور خدا نہیں مانتے تو صاف ظاہر ہی کہ وہ خدا کی شان و قدرت
کا انکار کرتے ہیں یہہ حکمت کی پیدائش و انتظام پر غور کرنے سے خدا
قادر و ثانی اور حکمت والا ثابت ہوتا ہی لیکن ہمہ اوست میں ان صفات
خدائی سے بھی انکار کیا جاتا ہی کیونکہ اس حکمت میں بہت سے بزدل اور بہت
ظالم اور بہت بے وقوف اور پاگل و حواس باختہ ہمہ اوست میں
خدا تصور ہوتے ہیں تو پھر خدا قادر مطلق و لاثانی و حکمت والا کیسے کر
ٹھہر سکتا ہی - پھر خدا کی مہربانی و پروردگاری بھی خلقت کے انتظام سے
آشکارا ہی لیکن ہمہ اوستانی سے بھی منکر ہیں کیونکہ جب سب کچھ خدا
ہی بن گیا ہی تو مہربان کسپر اور پروردگار کسکا ہو اور اسکا احسان
کس کو گروانا جاوے - پھر خدا کی حکومت اور پکڑ
گئی . بھی خدا کے اُس انتظام سے جو
وہ انسان کے نیک و بد اعمال کے باب
میں کرتا ہی بذریعہ جزا و سزا کے ظاہر ہی لیکن
ہمہ اوستانکا بھی انکار کرتے ہیں کیونکہ جب سب کچھ خدا آپ ہی بن
گیا ہی تو وہ حکومت کسپر کرتا اور نیک و بد اعمال یا یہہ نفرت انگیز
و نالائق کام کون کرتا ہی اور جب یہہ سب ناپاک کام ظلم چوری زنا
وغیرہ وہی کرتا ہی تو وہ قدوس کس طرح ٹھہرتا ہی - ان حضرات ہمہ اوستیوں
کی نافہمی پر بہت ہی افسوس ہی کہ جن خرابیوں مثلاً چور سور کنجر
وغیرہ کو وہ اپنے والدین و دنیا کی نسبت منسوب نہیں کرنا چاہتے
وہ خدا قدوس کی نسبت اسکو بحث میں و بایک تصور کرنے سے منسوب
کرتے ہیں - پھر انسانکی تمیز میں جو فرائض کی تعمیل سے خوشی اور انکی
عدم تعمیل سے ندامت ایک لازمی طور پر حقیقتاً پائی جاتی ہی اور انکی
عدم تعمیل کے سبب انسان الٰہی اول میں ملزوم ہوتا ہی کہ جسکا انکار
کرنا ناممکن ہی لیکن ہمہ اوست اسکا بھی انکار کرتے ہیں کیونکہ جب
سب کچھ خدا ہی تو فرائض انسانکی تمیز میں کسنے ڈالے اور برائی
و بھلائی کا خیال اُسمیں کہاں سے آیا عزت اور بے عزتی کا سبق اُسے
کسنے سکھایا یا تحسین و توقیر کی بات اُسے کسنے سکھائی اور
فرائض منظور رب کی تعمیل کا متقاضی کون ہی اور کیوں انکی تعمیل
سے خوشی اور عدم تعمیل سے پچھتاوہ ہوتا ہی پس ہمہ اوست ایسا
ناقص و پوچ وہم ہی کہ نری کسی صداقتوں سے انکار کرتا ہی جسکا انکار
ناممکن سمجھا جاتا ہی - پھر انسان مغفرت و خلاصی و نیک راہ پر چلنے و نیز
کا ہر ایک مرکز کا حاجتمند پایا جاتا ہی لیکن اسکا بھی ہمہ اوست انکار کرتے
ہیں جو صریح باطل ہی کیونکہ جب سب کچھ خود خدا ہی اور انسان اُن سب
میں سے افضل طور پر ہی تو مغفرت اور خلاصی اور نیک راہ پر چلنے واسطے
دستگیری کا کیوں اور کون حاجتمند بنا ہی اور پھر نیکوں کو آئندہ
کی سعادت کی امید و بدوں کو آئندہ کے عذاب کا خوف لیکن اگر
بقول ہمہ اوست یہہ خدا ہی تو ان متفرق حالتوں میں کون مبتلا
ہوتا ہی +

اسی انصاف سے کہ خود وہ انسان کی حالت نزع میں اسکے پاس جاکر
اُسکے خدائی کا حال تو کچھ اُس سے پوچھا ہوتا +

پس اظہر من الشمس ہی کہ ہمہ اوستیوں کے جن خیالات کا
بانی بدرجہ اعلیٰ وید ہی بالکل پوچ و بیہودہ ہیں او دوستو ذرہ عقل کو
کام میں لاکر تو دیکھو کب تک صداقتوں کا خون کرکے خدا تعالیٰ
کا انکار کروگے - باز آؤ باز آؤ اس کفر سے باز آؤ +

بیواؤں کی فریاد

کرمفرمائے جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں دام عنایتکم
چند سطور اپنے اخبار میں درج فرماکر ممنون فرماویں - آپکا دعا گو
(رام دتا مل سٹیشن ماسٹر [illegible])

وزن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن +
راگ - دھناسری +

ذہن مفروض کی حقیقت کو کون جانے مجال کسکی
وہ عقل کل ہی عقل ناقص تو کیسے جانے مجال کسکی
وہ نرگن و رب العالمین ہی نکون مانے مجال کسکی
میں کیا صفت اُسکی کرسکوں اُسکی جانے مجال کسکی
حقیقت اُسکی کو جاننے کو ہی ساری دنیا کی عقل حیراں
وہ اسم اصل اسکا جاننے کو ہی ساری دنیا کی عقل حیراں
گر اُسکو نرگن پکارتا ہوں تو ہوکے کہتی ہی عقل حیراں
کہ کہنا نرگن ہی ایک گن ہی پھر میں ہوتی ہی عقل حیراں
نہیں پتہ لگتا اُسکے گھر کا عقل کے گھوڑے تھکے لاچار
ادہر اُدہر بہت پھیرے و گر پڑا آخر ہوکے لاچار
عقل فکر اور دور اندیشی میں گھرے آخر ہوکے لاچار
تیری حقیقت کو تو ہی جانے میں کہتا ہوں آخر ہوکے لاچار
میری حقیقت و حال تجھسے ذرہ نہیں مخفی ہی پتا جی
کہ تو عمر و جوانی میری کی مجھ پر سختی ہی پتا جی
عمر جوانی میں خصم کو تونے مارا کر سختی ہی پتا جی
یہہ حال بیوہ یہہ نو جوانی میں آئی کمبختی ہی پتا جی

سہاگنیں سب گھروں میں ہیں شوہروں سے اُدھم کرتی
وہ خواب شب میں آرام سے اپنی جان اُنپر فدا ہیں کرتی
یہہ دیکھو بیوہ کہ سینہ سوزاں اکیلی روتی دعائیں کرتی
کیا تیری درگہہ میں سنتی ہوگی جو بیوہ ہو نالہ آہیں کرتی

پیاسی سوکھی کو جلا چکی تھی گلوچ گالی میں سب سے ملتی
نہ کچھ کھانا نہ کچھ اوڑھنا نہ ہیچ کہیں ہر طرف سے کھیلتی
سہیلیاں اور سہاگنیں جو کبھی ہمکو جب میں ملتی
سوا سیاپہ نہ کچھ ذکر کرتی در ملاقات جب میں ملتی

ہیں بال بکھرے و منہہ پہ چھائی و آنکھیں آنسو سے بھری ہیں
پچھلے پہر سے کب بال کام گھر کا دن رات کرتی ہیں
یہہ روکھا سوکھا تو کھانا ملتا ہو کیسی آفت میں پھنس رہی ہیں
خدا کے واری تو کب سینگا بچاری بیوہ تو مر رہی ہیں

ہماری ملکہ تو شہنشاہ ہو کیا تجھکو بھی ہو خبر ہماری
کہ ہند کے ہیں قانون ایسے تو مرتی ہیں بیوہ سب بچاری
مرد ہو زندہ تو اور کرلے - و مردنی ہو تو لیکھ ماری
بڑی وہ ہو وے خراب خستہ نہ شادی ہو اُسکی پھر دوباری

رو سیاہی کے کام کرنا جا بجا جا مکاری کرنا
دیس پردیس بھاگ جانا و ہر طرح سے خواری کرنا
ہو باپ دادے کا نام روشن تو رانڈ انکو پہہ نیاری کرنا
یہہ ہند کو ہو بلا گوارا مگر نہ شادی دوبارہ کرنا

سسر خصم میں بھائی بیٹے و باپ ماں غرض گھر میں سارے
ہیں جانتے چال رنڈیوں کی ذرہ ذرہ جب گھر میں سارے
وہ بے پردہ میں اُنکے پوش کرے و ڈرتے ہیں جو جس گھر میں سارے
مگر منع کر نہ سکتے اُنکو میرے حساب جتنے گھر میں سارے

وہ ڈرتے ہیں کہ مبادا ہووے نا راض بیوہ جب اُنکو بولیں
وہ جا کے چکلہ میں بیٹھے یا زہر کھائے جب اُنکو بولیں
دنیا برباد کرکے نکلے و نکل بھاگیں جب اُنکو بولیں
رے کہتے ہیں ایسے والدہ کے خوش رہیں جب اُنکو بولیں

وہ ایسی بے شرم و بے حیائی سے گذر کرنا روا ہیں کہتے
وہاں بہن کے ذریعہ کا ہیں گزارنا روا ہیں کہتے -

وہ بیوہ کے گھر میں .... روا ہیں کہتے
مگر نہ بیوہ سے شادی کرنا و خود کرانا روا ہیں کہتے

بھلا کبھی ایسی بات مخفی بھی رہ سکی ہو ہماری ملکہ
میں ایسیوں کو یاں کے دکھا چکی ہوں ہماری ملکہ
عقل کے اندھے و پست ہمت بنا چکی ہوں ہماری ملکہ
جو پھر نہ مانیں تو کیا کروں میں سنا چکی ہوں ہماری ملکہ

کسر تو اتنی ہی باقی رہتی کہ در پہ منہہ چھپا کے بیٹھوں
و آتے جاتے کو آنکھ ماروں یا ظاہر بلا کے بیٹھوں
نہ دل چلی سے کچھ اور پوچھو میں کب تک یہہ چھپا کے بیٹھوں
یہہ آگ گھر گھر میں لگ رہی ہو میں نام کس کا سنا کے بیٹھوں

معاف میری یہہ دل جلی ہو یہہ دل جلی آخر بری ہو بی
بہت ہی مدت سے یہہ ستم میں دل کی گھنڈی تو اب کھلی
تو ملکہ ہو اور راج تیرا امین ہو عرض لیونکی گود لی
اگر یہہ منسوخ رسم ہووے دگر جبلی کی ہو جھولی

ہر مرد کی مرد پاس کرنا و مرد کی مرد ادائے کرتا
جو ہو عدالت پہ مرد زن کو جب کوئی دادے وائے کرتا
سوائے تیرے نہ کوئی اس ملک میں ہماری ہو دادے کرتا
تو مالک آج کل جہاں ہو و عدل تیری سہائی کرتا

یہہ عدل کر دینے تیرے سچے تو تک گیت گا رہے ہیں
پتال سے لے آکاش تک اور بہشت میں تجھکو گا رہے ہیں
یہہ دور عدل ہی اب تو کھولو کہ تجے سب لہا رہے ہیں
ہر موسم آئی بہار ملکہ ہماری پت کھڑ کھڑا رہے ہیں

تیری عدالت نے شیر بکری کو ایک پانی پلا دیا ہو
تیری جبلی نے نام دنیا میں تیرا سب کو جتا دیا ہو
تیری رحمت نے ہمکو کچھ پیاسہ و مردہ کو جلا دیا ہو
کسر ہو اتنی کہ رانڈ کو تمیوں نہ خصم دیگر دلا دیا ہو

ہر کلمہ گستاخی عرض کرنا کہ جو کہو تو گوارہ کرلوں
وہ بے مکان اور بے سماں ہو کے دشت اپنا گوارہ کرلوں
مگر یہہ کہ سہنا بہت مشکل کہ بے خصم میں گذارہ کرلوں
کہ بے بنا و شوہر کے کام کرنا میں نہ کو کیسا گوارہ کرلوں

ہو آنکھ میں جوت کام کسکی و محل میں لیمپ بیچ خالی
نہ ہاتھی بن دنت ہو سہاوہ و نوٹ بن خط کے دیکھے جعلی
نہ پہنچے پر بن و پیٹر گھر بن نہ باغ جسکا نہ ہووے مالی
تو ایسے ہی حال ہو ہمارا کہ کٹتھہ بن سشتر میٹھے تالی

خدا سے جسکو یہ مرض ہوتی تو اسکا سب ہیں علاج کرتے
بیمار پڑی و ڈاکٹر کو بلاتے پھرتے ہیں گرتے پڑتے
ہمارا دکھڑا ہو سب پہ ظاہر مر چکے ہمتو مرتے مرتے
ہمارے باغ ویراں کو گذری ہو مدت آباد کرتے کرتے

بہار کی موسم آ رہی ہو و دشت میں باغ دیکھہ پڑتے
و باغ پر نظر کرکے دیکھو بہشت میں باغ دیکھہ پڑتے
ہماری بلبل کی گریہ زاری خزاں سے پر اُسکے گر پڑتے
تیری عنایت ہو ملکہ ہم بھی بہار کو دیکھیں جھڑتے

یہہ آیا ساون تو دل ملادو جو بیوگا خنجر انکی ماری
نہ کپڑا زیور نہ گانا سوجھے یہہ میں بے قسمت جنگلی ہی
جو دیکھا اور و نکو دل نے چاہا تو بیچ دیکھیں کو یہہ سنگھاری
تو ہر طرف سے سہیلیوں نے نکالا باہر بچا کے تاڑی

نہ شادی میں ہو کیسے جانا نہ کھولکر دل سے گیت گانا
نہ گھر کے اندر نہ گھر کے باہر ہو بیوہ عورت کا کچھ ٹھکانا
نہ راز دل کا کسی سے کہنا و دلکو دل میں ہی خود جلانا
و ہر طرف سے ہیں کو تہ پڑتے کدھر کا آنا کدھر کا جانا

نہ شب میں پڑتی ہو چین ہمکو و دن کو دیتے ہیں چھاری جگی
صبح سے لیکر دوپہر تک مر کے پیستی ہیں بیچاری چکی
دوپہر سے چلہ چکو کہ برتن و شام کو جبکہ ہاری تھکی
پلنگ پہ شوہر کو یاد کرکے روتی ہیں دل کی کچی پکی

میں کیا کہوں اور بھید دل کا نہ پوچھو ہیچ ہو دل جلی کو
کہ سانگ سینہ میں ہو ہماری ستاوے کون ایسی بیکلی کو
نہ مرتا شوہر نہ ہوتی بندھوا میں پاؤں کیسے اس ہی کو
کہ جیسے ٹکڑے کو ترستی کرکے بادموں خاک میں کو

ہماری بیوگی آہ و زاری اگر سُنے تو ہماری ملکہ
رواج شادی کا بیوگاں سے تو کر دے آج ہماری ملکہ

یہ ہندی سبھی تخیر پر ہیں قیصر سن ہے ہماری ملکہ
یہ ہوتا تو نہ تاروج ہندوستان میں ہے ہماری ملکہ
ستی کا ہونا و کاشی کروٹ کو تو نے جبراً مٹا دیا ہے
زبان کٹانا و جگ نرمید نام انکا مٹا دیا ہے
ہماری ترشنا کو تو مٹا ؤ جو حال دلکا سنا دیا ہے
ہیں سوختہ دل دُہائی دیتی عدل نے ہمکو جلا دیا ہے
یہ ملکی بیوہ ہیں گیت گاتے ہو راج تیرا اٹل ملکہ
ہزار سالوں سے ہند کا ڈوبتا دیا بیڑا اٹل ملکہ
ہے حالت ہند بہت ابتر نہ لا یو چھن اور پل ملکہ
ہمارے مذہب کی رد بلا کر کے یکسا مارشل ملکہ
وکیل میرا ہے رام دتا جو ماسٹر ہے سٹیشنو نیبر
وہ حالت ابتر پہ بیوگاں کی ہمدرد کر تا سٹیشنو نیبر
وہ دست بستہ برادروں سے وآریوں سے سٹیشنو نیبر
ہو مدعا دلکا کھول کہتا جو چاہے شرن لے سٹیشنو نیبر

مختلف واقعات

سون ضلع شاہپور سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک زمیندار کی عورت معہ دیگر دو عورتوں کے جو کہ اسکے قبیلے تھیں واسطے لینے ساگ تلا میرا کے ایک زمیندار کے کھیت پر گئیں اور توڑنے لگیں۔ مالک کھیت نے منع کیا اور کچھ بون کہا عورتوں نے کہا کہ اپنا ساگ لیلے اور ہمکو کچھ نہ کہہ تو وہ پتھر پھینکنے لگا اور ایک عورت پتھر کھا گر پڑی مگر اُسنے غریب سمجھکر اوپر سے لاتیں لگائیں۔ اسیمیں وہ مرگئی۔ اور باقی دونوں کو بھی زخمی کیا۔ رپوٹ تھانہ میں پہنچی مجرم کا چالان ہوا بعد تحقیقات کے ایک قتل اور دو زخمیوں کے واسطے ڈیڑھ برس کی قید اور ۳۰ روپے جرمانہ ہوا۔ مالکان مجرم نے اپیل کی تو ایک برس کی قید اور ۱۰ روپیہ جرمانہ معاف ہوا +

بارش کی کثرت سے مویشی بے شمار گھر کے ہلاک ہوئے ہیں فصل کی از حد خرابی ہے۔ +

مشق ریاضی

سوالات حل طلب

منجانب خدویاں ملک عالمگیر و غلام حسین متعلمان جماعت پنجم مدرسہ اچھالی۔ ضلع شاہپور

(۱) پانچ شخصوں الف ب ج د س نے ملکر سوداگری شروع کی بہ تفصیل اُنکو نفع ہوا {۲ الف + ب + ج = ۵۰} {ب + ۲ ج + س = ۱۳۰} {ج + س + د = ۱۰۰} {۲ س + د + ۱۵۰} {د + ۲ + ب = ۱۳۰} انکو بحساب ۵ روپیہ فیصدی نفع تو ہر ایک کا روپیہ کتنا تھا +

(۲) ایک مستطیل کمرے کا طول بہ نسبت عرض کے دوچند ہے اور ارتفاع بہ نسبت عرض کے ۳/۴ اور رقبہ سطح ۱۶۲ مربع گز ہے اور چھت میں ایک روشندان ہے جسکا طول ۲ فٹ اور عرض ۱½ فٹ اور دیواروں میں چار دروازے ہیں ہر ایک طول میں ۶ فٹ اور عرض ۳½ فٹ ہے اور فرش کے درمیان ایک انگیٹھی مربع کی شکل کی ہے جسکا ضلع ۹ انچ ۲ فٹ ہے۔ اس کمرے کے چھت و دیواروں و فرش میں ۵ فٹ عرضی کپڑا فی گز ۲ روپے ۵ لاگت کے حساب سے کل لاگت کیا ہوگا +

(۳) سوال پانچ ۹ پائی ۱۰ آنہ ۴۷۰ روپیہ۔ اصل زر ۹ پائی ۴ آنہ ۲۵۰ روپیہ شرح سود فیصدی فی سال ۱۰ ار دیکر تعداد سال دریافت کرو اور پھر اس زر اصل اور شرح سود سے یکم ۱۰ جنوری ۱۸۸۹ء سے ۲۹ اگست ۱۸۹۹ء تک کا سود دریافت کرو۔ لیکن جواب پونڈوں میں ہو۔

اخبار تار برقی

لنڈن ۲۲ اپریل جہاز تسمینیا یکشنبہ کی صبح کو سمندر میں ٹھگیا جہاز کا درمیانی حصہ میں فٹ ریت میں دبگیا اور آگے کا حصہ ایک ٹیلہ پر چڑھگیا یہہ حادثہ چاندنی رات میں اور عمدہ موسم میں ہوا۔ دوران استہ میں روشنی بھی عمدہ تھی جہاز ایک گھنٹہ پہلے کھارے پانی جھیلوں سے نکل آیا تھا اور اُسوقت کپتان اوپر سے چلا آیا +

آٹھ کشتیوں میں سے پانچ کشتیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں یا اُلٹ گئیں قریب ستر عورتیں اور بچے غنیانی کی وجہ سے نہایت مشکل کے ساتھ اُتارے گئے اور کنارے پر پہنچا دیئے گئے مرد اور دو لیڈیاں ۳۶ گھنٹہ تک جہاز میں موت کے مقابلہ میں رہیں اور اُسکے بعد دوشنبہ کو علی الصباح ایک کشتی نے جو سٹر ڈیلٹ ساکن اولڈہم سے متعلق تھی اور اُسوقت اتفاقاً مقام حادثہ میں موجود تھی اُنکو بچا لیا۔ ملازمان جہاز کا برتاؤ عمدہ نہ تھا اور دیسی ملاحوں نے اس مصیبت میں بالکل کام نہیں دیا +

کپتان جو بیمار تھا اس مصیبت میں بالکل گھبرایا ہوا معلوم ہوتا تھا وہ اور نیز دوسرا پانچواں عہدہ دار اور ایک کوارٹر ماسٹر سمندر میں بہ گیا عہدہ دار اول جہاز کا کمانڈر ہوا اور اُسنے نہایت عمدہ طور سے کام دیا +

مرد اور عورتوں دونوں نے بڑی ہمت اور دلیری ظاہر کی اور پورے طور پر قاعدہ کی پابندی کی مسٹر گوپر سے جو دیسی آئے کے اشاف سے تعلق رکھتا خاصکر نہایت ہمت اور جرأت ظاہر کی۔ کل چونتیس آدمی ہلاک ہوئے جنمیں خاصکر ہندی اور ملاح شامل تھے جو سردی اور تکلیف کے صدمہ سے مرگئے۔ مسافر جہاز موسومہ جیوسن ہیں پنجشنبہ مارسلیز میں پہنچگئے۔ +

سینٹ پیٹرزبرگ ۳ مئی۔ اخبار نویس سینٹ پیٹرزبرگ نے اپنے آج کے پرچہ میں بیان کیا ہے کہ برٹش اور روسی کمشنروں کے بیان میں تصفیہ حد سرحد و افغانستان کی نسبت اتفاق ہونا غیر اغلب ہے۔ سرحدی خط کے منظور کرنے میں طرفین کو عذر ہے۔ اور کمشنروں نکال کا اجلاس یہہ فیصلہ کریگا کہ نامہ پیام توڑ دینا چاہئے یا جاری رہے +

روئداد جلسہ خاص میونسپل لودیانہ

در قعہ ۲۵ اپریل ۱۸۸۸ء

جناب پادری نیوٹن صاحب پریزیڈنٹ و ماسٹر مولراج صاحب وائس پریزیڈنٹ و لالہ سالگرام صاحب و منشی نظام الدین صاحب چودھری علیبخش صاحب و سید غلام محمد صاحب و لالہ رام رتن داس صاحب

نمبر ۱ - درخواست دونی چندہ منسارام وغیرہ ۱۱۳ کس دوکانداران غلہ منڈی بدیں مضمون کہ چانول پر محصول بدستور رہنا چاہئے فی من ار کیا جاوے کیونکہ چانول کی آمد لودیانہ میں بند ہو جاویگی کمیٹی میں پیش ہوئی - اتفاق رائے کمیٹی سے درخواست سائلان نامنظور کیجاوے اور محصول ار فی من قایم کیا جاوے کیونکہ بصورت نامناسب ثابت ہونے ہرج ہذا کے ۶ ماہ کے بعد پھر تبدیل کیجا سکتی ہے +

نمبر ۲ - درخواست رادھاکشن وغیرہ ۴۳ کس دوکانداران شہر لودیانہ بدیں مضمون کہ محصول مال شکر تری کا بدستور رہنا چاہئے ۴ر فی من کے لگانے سے درآمد کھانڈ قسم نوخیرہ وغیرہ بند ہو جاویگی کمیٹی میں پیش ہوئی اتفاق رائے کمیٹی سے تجویز ہوئی کہ درخواست سائلان نامنظور کیجاوے اور بطور تجربہ کے چھ ماہ تک یہ نرخ قایم رکھی جاوے اگر نامناسب ثابت ہوئی پھر تبدیل شرح ہو سکتی ہے +

نمبر ۳ - درخواست دولومل گوپال وغیرہ ۱۷ کس بزازان بدیں مضمون کہ محصول فی من ۱۲ر سوتی و ۱۴ر باریک کپڑے پر مقرر ہونا چاہئے فی من ۱۴ر میں بہت سختی ہے اس صورت میں عہ/ ۱۲/ عیم فیصدی مالیت پر پڑتا ہے - درخواست چیت رام وجواہر مل وغیرہ بزازان - تجویز ہوئی کہ سابقہ عہ/ فیصدی محصول مالیت پر قائم رہنے دیا جاوے +

نمبر ۴ - درخواست علیبخش بدیں مضمون کہ دو احاطہ ہائے مال اس رود محصول سے بری کئے گئے ہیں اسطرح میرے احاطہ بھی بری کیا جاوے ورنہ ان دو احاطہ ہائے میں خوردہ فروشی ہونے پائے - درخواست ملبی رام و بھان مل ۵۷ کس دوکانداران کہ دو احاطہ مال گودام مقرر ہوئے ہیں تو میر گنج وغیرہ بازار ہائے بند ہو جاوینگے - لالہ رام رتن داس صاحب لالہ سالگرام و سید غلام محمد صاحب سب کمیٹی مقرر ہو کر رائے اپنی کمیٹی میں پیش کریں +

نمبر ۵ - درخواست مولوی محمد حسن وغیرہ مالکان اراضی زمینداران ۲۲ کس بدیں مضمون کہ پیداوار قصبہ ہذا محصول سے مثل دیگر دیہات بری رکھی جاوے کیونکہ ہمارے حقوق اتنے ہی ہیں جیسے کہ زمینداران دیہاتی کے - کمیٹی میں پیش ہوئی - کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ کمیٹی درخواست سائلان نامنظور کرتی ہے - +

نمبر ۶ - روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۴ اپریل ۱۸۸۸ء دربارہ واپس دینے محصول یلی برادر کمیٹی کو بصورت پیش کرنے تفصیل مطلوبہ جناس وغیرہ خرید کردہ آوینگے اگر کمیٹی کو کوئی عذر ہو تو گورنمنٹ میں ارسال کرنے کیلئے پیش کرے - تجویز ہوئی کہ صاحب پریزیڈنٹ و وائس پریزیڈنٹ سب کمیٹی مقرر ہو کر بعد لینے مشورہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اپنی رائے کمیٹی میں پیش کریں +

لودیانہ

ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ کلکٹر - شریف زادوں اور معزز لوگوں کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آتے ہیں - مناسب ہے کہ اسٹیشن ماسٹر اس برائی کے رفع کرنے کے لئے کوشش کریں

میونسپل کمیٹی لودیانہ نے ہماری تحریر پر توجہ کر کے ایک ڈاکٹر ہسپتال کے لئے مقرر کر دیا ہے - +

آجکل شہر کی صفائی قابل تعریف ہے - +

رپورٹ پیدایش و اموات سے معلوم ہوا کہ پیدایش ۲۴ و اموات ۳۳

رسید زر

منشی جیہیدالال صاحب عہ/ ۲/

جناب ماسٹر غلام قادر صاحب لودیانہ ہیہ/ ۱۰/۶/

مسٹر ٹی - ایڈورڈ صاحب عہ/ ۲/

منشی آر محبوب خاں - بدائوں عہ/ ۲/

پادری آسٹورٹ ڈی ڈی

بابت اشتہار عصہ/ ۱۴/

سردار نرسنگھ - ریاست نابھہ عصہ/ ۲/ ۲/

بابو اے اے شاہ - بابت اشتہار للعہ

گرمکھی کاتب کی ضرورت

ہم کو ایک لایق گرمکھی لکھنے والے کاتب کی ضرورت ہے - کار کردہ ہو - کسی مطبع میں کام کر چکا ہو جس شخص کو ہمارے مطبع میں کام کرنا منظور ہو اپنی درخواست معہ نمونہ ہمارے پاس بھیجدے تنخواہ ۱۵ روپیہ ملیگی +

المشتہر

پادری سی - بی - نیوٹن صاحب

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

(۳) اعلان (۳)

امریکن پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ آجکل ترقی پر ہے اس فنڈ میں مبلغ **۳۵۱۶۶** روپیہ جمع ہیں - خرچ بہ نسبت آمدنی کے بہت تھوڑا ہے - قریباً ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ بجٹ ہے - چند بیوہ اس فنڈ سے پرورش پاتی ہیں جن میں سے اکثر ۲۰ روپیہ پنشن پاتی ہیں اور استاد ان چندہ دہندگان اس فنڈ میں شامل ہیں - ہم اپنے دیسی مسیحی بھائیوں سے ملتمس ہیں کہ اپنے عیال و اطفال کے فائدہ کے لئے اس فنڈ کی ترقی میں حتی الوسع ساعی ہوں - جن اصحاب کو اس فنڈ کے قوانین اور رپورٹ کے ملاحظہ کی ضرورت ہو وہ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں +

المشتہر

پادری سی - بی - نیوٹن صاحب

ڈائرکٹر مہتمم ودوا اینڈ آرفن فنڈ لودیانہ

۲ اُستادونکی ضرورت ۱

انگلو ورنیکولر ہندوستانی ایس پی جی مشن سکول بمبئی کیلئے ایسے اُستادونکی ضرورت ہے جو انگریزی جانتے ہوں - اور درجہ دوم -